مَولایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِماً اَبَداً عَلٰی حَبِیبِکَ



قصیدہ بُردہ سے رُوحانی علاج



المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

پیشِ لفظ

قصیدہ بردہ وہ عظیم الشان قصیدہ ہے جو بارگاہِ نبوی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے سندِ قبولیت پاکر چاردانگ عالم میں مشہور ہے، اسکے مصنف علامہ شرف الدین محمد بُوصِیری رَحمَۃُ اللہِ القَوِی ہیں آپ علوم عربیہ کے ماہر اور فصاحت وبلاغت میں مہارت تامہ رکھتے تھے ، سن ۶۹۵ھ میں آپ نے وفات پائی اور امام شافعی رحمہ اللہ الکافی کے مزار کے قریب مقام فسطاط میں مدفون ہوئے، قصیدہ بردہ لکھنے کا سبب یہ ہوا کہ ایک روز اچانک آپ پر فالج کا حملہ ہوا حتی کہ نصف حصہ بے حس ہو گیا آپ فرماتے ہیں کہ میرے ضمیر نے مجھے مشورہ دیا کہ ایک قصیدہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں لکھوں اور اس کے وسیلے سے اپنے لیے شفا طلب کروں لہذا میں نے اس قصیدہ مبارکہ کو لکھا تو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا میں نے آپ کو قصیدہ پڑھ کر سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خوش ہو کر مجھے **چادر عطا فرمائی** اور میرے اعضاء پر اپنے نور بھرے ہاتھوں کو پھیرا جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے آپ کو بالکل صحت یاب پایا۔

اس قصیدے سے اِفادہ واستفادہ اکثر علماء وبزرگانِ دین کا معمول رہا ہے، اسکے فوائد اَن گِنَت اور مُسَلَّم ہیں جیسا کہ اکثر شارحین نے ذکر فرمایا کہ حضرت سعد فاروقی رحمہ اللہ تعالی کی آنکھوں میں سخت آشوب چشم ہو گیا، قریب تھا کہ نابینا ہو جاتے دریں اثنا انکی سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی اور خواب میں حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے کہ فلاں شخص کے پاس جاؤ اسکے پاس قصیدہ بردہ رکھا ہے اسے لیکر

آنکھوں سے لگاؤ، آپ رحمہ اللہ تعالی اس شخص کے پاس گئے اور قصیدہ بردہ کو لیکر آنکھوں سے لگایا اور پڑھا الحمد للہ انکا مرض بھی جاتا رہا اور آنکھیں پہلے سے بھی زیادہ روشن ہو گئیں۔ ("عصيدة الشهدة": ص ٤، ٥)

زیر نظر کتاب میں قصیدہ بردہ پڑھنے کے فضائل اور بالخصوص اس سے روحانی علاج کو بیان کیا گیا ہے اور یہ روحانی علاج وہ ہیں جنہیں علامہ عمر بن احمد خرپوتی رحمہ اللہ تعالی نے ذکر فرما کر ان پر علماء کی تائیدات کو بھی بیان فرمایا ہے۔

علامہ خرپوتی نے قصیدہ بردہ شریف کو پڑھ کر اس سے مکمل طور پر فوائد وبرکات حاصل کرنے کی آٹھ شرائط بیان فرمائی ہیں. وہ یہ ہیں.

(۱) باوضو (۲) قبلہ رُو ہو کر (۳) صحیح مخارج واعراب کے ساتھ (٤) اِسکے معانی کو سمجھ کر اور اِن میں غور وفکر کرتے ہوئے (٥) نظم کے انداز میں پڑھتے ہوئے نہ کہ نثر میں (٦) زبانی (۷) کسی ماذون بزرگ کی اجازت سے (۸) ہر شعر کے ساتھ صلاۃ وسلام والا شعر مَولايَ صَلِّ وَسَلِّم...إلخ پڑھیں. (عصيدة الشهدة شرح قصيدة البردة ص ٣٨ المدينة العلمية)

ہماری اس سعی میں اہل علم کتابت کی، فنی اور بالخصوص شرعی غلطی پائیں تو مجلس کو تحریراً مطلع فرما کر مشکور ہوں۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ علماء اہلسنت کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے اور ہمیں انکے فیوض وبرکات سے مستفیض ومستنیر فرمائے نیز تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس "المدینۃ العلمیۃ" کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی وعروج عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

ترتیب وتدوین: (شعبہ درسی کتب)

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) (شعبہ اصلاحی کتب)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۱) نافرمان جانور کو تابع کرنے اور زبان میں لکنت کے مرض کا علاج

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُقْلَۃٍ بِدَمٍ
اَمْ ھَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَاءِ کَاظِمَۃٍ
وَاَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَاءِ مِنْ اِضَمٍ
فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا ھَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَھِمٍ (۱)

(۱) ان تینوں اشعار کو اگر شیشہ کے برتن پر لکھ کر بارش کے پانی

---

(۱) کیا ذی سلم ہمسایوں کی یاد سے تیری آنکھوں سے خون آلود آنسو جاری ہوئے؟۔ کیا کاظمہ کی جانب سے ہوا چلی ہے یا تاریک رات میں اضم پہاڑ سے بجلی چمکی ہے (اور تجھے وہاں کی یاد خون رُلا رہی ہے)؟۔ تو پھر تیری دونوں آنکھوں کو کیا ہوا کہ اگر تو انکو رُکنے کیلئے کہتا ہے تو یہ اور زیادہ آنسو بہاتی ہیں اور کیا ہوا تیرے دل کو اگر تو اسے کہتا ہے سکون پکڑ، تو مزید غمگین ہو جاتا ہے۔

سے دھو کر نافرمان جانور کو پلایا جائے تو وہ فوراً تابع ہو جائے گا۔

حضرت علامہ محمد بن عبداللہ قیصری رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ہم نے اس کا تجربہ کیا اور اسے تیر بہدف پایا۔

(۲) اگر ان تینوں اشعار کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر ایسے شخص کے بازو پر باندھا جائے جس کی زبان میں لکنت کا مرض ہو تو زبان کی لکنت دور ہو جائے اور اللہ عزوجل کی مدد سے وہ فصیح اللسان ہو جائے۔ ("عصیدۃ الشھدۃ"، ص:١٤)

(۲) ضعفِ قلب ودمہ کے مرض کا علاج

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ

وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ [1]

(۱) اگر کسی کو ضعفِ قلب (دل کی کمزوری) ہو یا دل بے انتہا پریشان ہو یا دمہ کا مرض ہو تو اس شعر کے حروف سیب پر لکھ کر کھلائیں تو چند دنوں میں صحت ہو گی۔

---

(۱) اگر تجھے محبت نہ ہوتی تو تم ٹیلوں پر آنسو نہ بہاتے اور نہ بان و پہاڑ کی یاد سے جاگتا رہتا۔

سیب پر حروف اس طرح لکھیں:

ل ول اال ہ وی ل م ت رق دم ع اع ل ی ط ل ل ول اارق ت ل ذ

ک رال ب ان وال ع ل م

مذکورہ شعر اگر کسی شیشے کے برتن پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں تو دمہ (تنگیٔ نفس) اور ضعفِ قلب کا مرض دُور ہو، علامہ خرپوتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: کہ سیب والا عمل زیادہ تاثیر رکھتا ہے۔

اور علامہ محمد بن عبداللہ قیصری رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ہم نے اس کا کئی مرتبہ تجربہ کیا، سچ اور حق پایا۔

("عصیدۃ الشھدۃ"، ص۱۹)

(۳) ہر جائز حاجت پوری ہونے کا عمل

فَکَیْفَ تُنْکِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَہِدَتْ

بِہٖ عَلَیْکَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ (۱)

---

(۱) تو محبت کا کیسے انکار کر سکتا ہے جبکہ اس محبت پر تیری اشکباری اور قلب کی بیماری معتبر شاہد ہیں۔

اگر کسی جائز حاجت و مقصد کے لیے اس شعر کو تین مرتبہ پڑھ کر وہ کام شروع کرے تو اِن شاءاللہ عزوجل وہ حاجت پوری ہو۔

نوٹ: علامہ بُوصِیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ جب خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو اپنا قصیدہ سناتے ہوئے اس شعر پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اس شعر کو سن کر جھوم اٹھے۔ ("عصیدة الشهدة"، ص۱۹)

(٤) دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کا عمل

مَحَضْتَنِی النُّصحَ لٰکِنْ لَّسْتُ اَسمَعُہٗ

اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِی صَمَمٖ (۱)

اگر دشمن کا ڈر ہو یا کسی سے تکلیف واذیت پہنچنے کا خوف ہو تو ایک گول کاغذ کے کنارے کنارے اس شعر کو لکھ کر عمامہ میں رکھیں اور یہ شعر پیشانی کی طرف رہے اِن شاءاللہ عزوجل دشمن ذلیل و رسوا ہو اور یہ خود ان کے شر سے محفوظ رہے۔

("عصیدة الشهدة"، ص۳۰)

(۱) تو نے مجھے بے غرض نصیحت کی لیکن میں اسے سننے والا نہیں اس لئے کہ عاشق نکتہ چینی اور اعتراض کی آواز سے بہرا ہوتا ہے۔

(۵) کسی بھی کتاب میں انتہائی مشکل مقام کو حل کرنے کا عمل

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِامْتَلَأَتْ

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ [1]

اگر دورانِ مطالعہ کوئی ایسا مقام آجائے جو انتہائی مشکل ہو اور باوجود کوشش کے کسی طرح حل نہ ہو تو یہ شعر ۱۱۹ مرتبہ پڑھیں پھر مطالعہ کریں اِن شاءاللہ عزوجل وہ مقام حل ہو جائے گا۔

("عصيدة الشهدة"، ص۵۳)

(۱) اور آنسوؤں کو بہا اس آنکھ سے جو حرام چیزوں کے مشاہدہ سے پُر ہو چکی ہے، اور شرمندہ ہو کر ایسے برے افعال سے پرہیز کو لازم پکڑ۔

(٦) گناہوں کی عادت سے چھٹکارے کا عمل

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ(١)

جو شخص گناہوں کا عادی ہو اور نفسانی خواہشات کی وجہ سے توبہ کی طرف مائل نہ ہوتا ہو تو اسے چاہیے کہ ان دونوں اشعار کو بعد نماز جمعہ ایک کاغذ پر لکھ کر عرقِ گلاب سے دھو کر پی لے اور اسی جگہ قبلہ کی طرف چہرہ کیے بیٹھا رہے اور خضوع و خشوع کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتا رہے حتی کہ نماز عصر و مغرب و عشاء وہیں پڑھے تو إن شاء اللہ عزوجل نفس مغلوب و تابع ہو جائے گا۔ ("عصیدة الشهدة"، ص٥٨)

---

(١) اور مخالفت کر نفس و شیطان کی، اور نافرمانی کر دونوں کی اگرچہ وہ دونوں مخلصانہ نصیحت اور خیر خواہی کریں پھر بھی مشکوک سمجھ۔ اور مت پیروی کر نفس و شیطان کی فریق مخالف بنیں یا مُنصِف، تو فریقِ مخالف اور منصف کے دھوکے سے واقف ہے۔

(۷) دینی ودنیاوی حاجات کے لیے تریاق

هُوَالْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ (۱)

اگر کسی کی دینی ودنیاوی حاجات ہو اسے چاہیے کہ ایک ہی مجلس میں اس شعر کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اللہ عزوجل اس کی حاجت پوری فرمائے گا۔ علامہ اَبُوسعید خدری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یہ شعر میری ہر حاجت کے لیے تریاق ہے، اور ہمارے استاذ فرمایا کرتے: اَنَالُ مَا اَتَمَنَّاهُ اس شعر کی برکت سے میری ہر تمنا پوری ہوئی ہے۔ ("عصیدۃ الشھدۃ"، ص۷۷،۷۸)

(۸) سکرات الموت میں آسانی کا عمل

لَوْنَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا

اَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ (۲)

---

(۱) وہی حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ ان سے شفاعت کی امید کی جاتی ہے انکے غلاموں پر نازل ہونے والی ہر شدت ومصیبت میں۔

(۲) اگر تو ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر ومنزلت کے برابر انکے عظیم معجزات کو دیکھتا تو انکا نام پاک زندہ کر دیتا بے نشان اور بوسیدہ ھڈیوں کو جب پکارا جاتا۔

اگر یہ شعر سکرات الموت میں مبتلا شخص پر پڑھا جائے تو اگر وقت پورا ہو چکا ہے تو موت آسانی سے ہو گی ورنہ جلد شفا حاصل ہو گی۔ ("عصیدة الشهدة"، ص۹۳)

(۹) ظالم وجابر اور خونخوار درندے سے حفاظت کا مجرب عمل

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ
مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْاُطُمِ[۱]

اگر ظالم کا خوف ہو یا کسی ایسی جگہ میں ہو جہاں درندوں کا خوف ہو کہ چیر پھاڑ کھائیں گے تو یہ شعر سات بار یا نو بار پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے حصار کر لے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل دائرہ میں کوئی وحشی درندہ داخل نہ ہو سکے گا اور ظالم وجابر ہر شخص سے بھی محفوظ رہے گا، یہ عمل مجرب ہے۔ ("عصیدة الشهدة"، ص۱۳۹)

---

(۱) اللہ عزوجل کی حفاظت نے حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوہری زرہوں اور بلند قلعوں سے غنی کر دیا ہے۔

(۱۰) گھر خیر وعافیت کے ساتھ واپس آنے کا عمل

مَا سَامَنِی الدَّھْرُ ضَیْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِہٖ

اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْہُ لَمْ یُضَمِ (۱)

اگر مسافر اس شعر کو ایک کاغذ پر لکھ کر پہلا مصرعہ گھر چھوڑ دے اور دوسرا مصرعہ اپنے پاس رکھے تو إن شاء الله عزوجل ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے گا اور گھر خیر وعافیت کے ساتھ واپس آئے گا۔ ("عصيدة الشهدة"، ص۱٤۰)

(۱۱) ہر قسم کے آسیب سے شفایابی کا بہترین عمل

فَکَیْفَ تُنْکِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَھِدَتْ

بِہٖ عَلَیْکَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ (۲)

---

(۱) جب کبھی زمانے نے مجھے تکلیف دی تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت حاصل کرلی اور زمانے کے ظلم سے محفوظ رہا۔

(۲) تو محبت کا کیسے انکار کر سکتا ہے جبکہ اس محبت پر تیری اشکباری اور قلب کی بیماری معتبر شاہد ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا وآخرت، جن انس، اور عرب وعجم دونوں فریقوں کے سردار ہیں۔

اگر چینی کے برتن میں یہ اشعار لکھ کر آسیب زدہ کو پلائیں تو چند روز میں شفا حاصل ہو گی۔

نوٹ: یہ دونوں اشعار ہر قسم کے آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کریں اور اس کا تعویذ لکھ کر گلے میں باندھ دیں۔

(۱۲) جس مکان میں یہ قصیدہ مبارکہ پڑھا جائے سات چیزوں سے محفوظ رہے گا

۱۔ آسیب و جن وغیرہ اس گھر سے بھاگ جائیں گے۔ ۲۔ مرض آبلہ سے نجات ہو گی۔ ۳۔ وبا سے نجات ملے گی۔ ۴۔ آنکھ میں زخم نہ ہو گا۔ ۵۔ مرض برص۔ ۶۔ اور اچانک موت سے نجات ہو گی۔ ۷۔ دین و دنیا کا نقصان نہ ہو گا۔

(۱۳) جملہ حاجات کے لیے مجرب عمل

جو شخص جمعہ کی رات میں ۲۷ مرتبہ پڑھ کر کسی شیرینی پر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی نیاز دلائے تو وہ حاجت پوری ہو گی۔

(۱٤) لڑکیوں کے بخت کھولنے کے لیے بے نظیر عمل

جو جمعہ کی رات جبکہ چاند عروج کر رہا ہو بعد نماز عشا سترہ بار پڑھ کر دعا کرے اِن شاءاللہ عزوجل مراد پوری ہو گی۔

نوٹ: یہ عمل سات جمعہ کرے۔

تمّت

علماء کی شان

اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمان پر نور ہے کہ: "جنتی جنت میں علماء کرام کے محتاج ہوں گے، اس لیے کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ تعالی کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اللہ تعالی فرمائے گا: ((تَمَنَّوا عَلَیَّ مَا شِئْتُمْ)) "یعنی مجھ سے مانگو جو چاہو"، وہ جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اپنے رب کریم سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے: "یہ مانگو وہ مانگو"۔ یعنی جیسے لوگ دنیا میں علماء کرام کے محتاج تھے جنت میں بھی ان کے محتاج ہونگے۔

("الجامع الصغیر" للسیوطی، الحدیث: ۲۲۳۵، ص۱۳۵)

قصیدہ بردہ

۱. أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمِ– مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

۲. أَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ–وَأَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمِ

۳. فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا–وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

۴. أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ – مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرِمِ

۵. لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ – وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

۶. فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ – بِهِ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

۷. وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى – مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

۸. نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ أَهْوٰى فَأَرَّقَنِيْ – وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

۹. يَالَائِمِي فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً – مِنِّيْ إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

۱۰. عَدَتْكَ حَالِيْ لَا سِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ – عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِيْ بِمُنْحَسِمِ

۱۱. مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ أَسْمَعُهُ–إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

۱۲. إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيْحَ الشَّيْبِ فِيْ عَذَلِيْ – وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِيْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

۱۳. فَإِنَّ أَمَّارَتِيْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ – مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

۱۴. وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى – ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

۱۵. لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّيْ مَا أُوَقِّرُهُ – كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

۱۶. مَنْ لِّيْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَايَتِهَا – كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

۱۷. فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا – إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

۱۸. وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى–حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

۱۹. فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّيَهُ – إِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ أَوْ يَصِمِ

۲۰. وَرَاعِهَا وَهْيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ– وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

٢١. كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً – مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السُّمَّ فِي الدَّسَمِ
٢٢. وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شَبَعٍ – فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ
٢٣. وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ – مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ
٢٤. وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا – وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ
٢٥. وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْماً وَّلَا حَكَماً – فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ
٢٦. أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ – لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلاً لِذِيْ عُقُمِ
٢٧. أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهِ – وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ
٢٨. وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً – وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ
٢٩. ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَى الظَّلَامَ إِلَى – أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ
٣٠. وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهُ وَطَوٰى – تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحاً مُتْرَفَ الْأَدَمِ
٣١. وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ – عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ
٣٢. وَأَكَّدَتْ زُهْدَهُ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهُ – إِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ
٣٣. وَكَيْفَ تَدْعُوْ إِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ – لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ
٣٤. مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ – وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ
٣٥. نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِيْ فَلَا أَحَدٌ – أَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ
٣٦. هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ – لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ
٣٧. دَعَا إِلَى اللهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهِ – مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ
٣٨. فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَفِيْ خُلُقٍ – وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ
٣٩. وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ مُلْتَمِسٌ – غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ
٤٠. وَ وَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ – مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ
٤١. فَهْوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ – ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْباً بَارِئُ النَّسَمِ
٤٢. مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهِ – فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

٤٣ دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمِ – وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

٤٤ فَانْسُبْ إِلَى ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ – وَانْسُبْ إِلَى قَدْرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

٤٥ فَإِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللهِ لَيْسَ لَهُ – حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

٤٦ لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهُ آيَاتُهُ عِظَمًا – أَحْيَى اسْمُهُ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

٤٧ لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَ الْعُقُوْلُ بِهِ – حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

٤٨ أَعْيَ الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى – لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

٤٩ كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ – صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أُمَمِ

٥٠ وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهُ – قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

٥١ فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ أَنَّهُ بَشَرٌ – وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ كُلِّهِمِ

٥٢ وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا – فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهِ بِهِمِ

٥٣ فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا – يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

٥٤ أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ – بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

٥٥ كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ – وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

٥٦ كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِيْ جَلَالَتِهِ – فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِيْ حَشَمِ

٥٧ كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ – مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

٥٨ لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ – طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

٥٩ أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهِ – يَا طِيْبَ مُبْتَدَأٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

٦٠ يَوْمَ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمْ – قَدْ أُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

٦١ وَبَاتَ إِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ – كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

٦٢ وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ – عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

٦٣ وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا – وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِي

٦٤ كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ – حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

٦٥. وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ – وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ
٦٦. عَمُوْا وَصَمُّوْا فَإِعْلاَنُ الْبَشَائِرِ لَمْ – تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ
٦٧. مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ – بِأَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ
٦٨. وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِيْ الأُفْقِ مِنْ شُهُبٍ– مُنْقَضَّةً وَّفْقَ مَا فِيْ الأَرْضِ مِنْ صَنَمِ
٦٩. حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ – مِنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا إِثْرَ مُنْهَزِمِ
٧٠. كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ – أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِيْ
٧١. نَبْذاً بِهِ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا – نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ
٧٢. جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الأَشْجَارُ سَاجِدَةً – تَمْشِيْ إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلاَ قَدَمِ
٧٣. كَأَنَّمَا سَطَّرَتْ سَطْراً لِمَا كَتَبَتْ– فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ
٧٤. مِثْلُ الْغَمَامَةِ أَنّٰى سَارَ سَائِرَةً – تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِلْهَجِيْرِ حَمِيْ
٧٥. أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ – مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ
٧٦. وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ – وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ
٧٧. فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِمَا –وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ
٧٨. ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلَى– خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ
٧٩. وِقَايَةُ اللهِ أَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ – مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْأُطُمِ
٨٠. مَا سَامَنِى الدَّهْرُ ضَيْمًا وَاسْتَجَرْتُ بِهِ – إِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِنْهُ لَمْ يُضَمِ
٨١. وَلاَ الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ–إِلاَّ اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ
٨٢. لاَ تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ إِنَّ لَهُ – قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ
٨٣. فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِنْ نُبُوَّتِهِ – فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ
٨٤. تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ – وَلاَ نَبِيٌّ عَلَى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ
٨٥. كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ – وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِّنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ
٨٦. وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ –حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الأَعْصُرِ الدُّهُمِ

٨٧. بِعَارِضٍ جَادَ أَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا – سَيْبًا مِنَ الْيَمِّ أَوْ سَيْلاً مِنَ الْعَرِمِ

٨٨. دَعْنِيْ وَوَصْفِيْ آيَاتٍ لَهُ ظَهَرَتْ – ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَيْلاً عَلٰى عَلَمِ

٨٩. فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْناً وَهُوَ مُنْتَظِمٌ – وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْراً غَيْرَ مُنْتَظِمِ

٩٠. فَمَا تَطَاوُلُ آمَالُ الْمَدِيْحِ إِلٰى – مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

٩١. آيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ – قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

٩٢. لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَهْيَ تُخْبِرُنَا – عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ إِرَمِ

٩٣. دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ – مِنَ النَّبِيِّيْنَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

٩٤. مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ – لِذِيْ شِقَاقٍ وَلاَ يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

٩٥. مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ إِلاَّ عَادَ مِنْ حَرَبٍ – أَعْدَى الْأَعَادِيْ إِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

٩٦. رَدَّتْ بَلاَغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا – رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحَرَمِ

٩٧. لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ – وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

٩٨. فَلاَ تُعَدُّ وَلاَ تُحْصٰى عَجَائِبُهَا – وَلاَ تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

٩٩. قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهُ – لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللهِ فَاعْتَصِمِ

١٠٠. إِنْ تَتْلُهَا خِيْفَةً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى – أَطْفَأْتَ نَارَ لَظٰى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

١٠١. كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهِ – مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاؤُهُ كَالْحُمَمِ

١٠٢. وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيْزَانِ مَعْدَلَةً – فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

١٠٣. لاَ تَعْجَبَنْ لِّحَسُوْدٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا – تَجَاهُلاً وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

١٠٤. قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ – وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

١٠٥. يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهُ – سَعْياً وَفَوْقَ مُتُوْنِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

١٠٦. وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ – وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

١٠٧. سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلاً إِلٰى حَرَمٍ – كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

١٠٨. وَبِتَّ تَرْقٰى إِلٰى أَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً – مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

١٠٩. وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا – وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلَى خَدَمِ

١١٠. وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ – فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

١١١. حَتَّى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْواً لِمُسْتَبِقٍ – مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

١١٢. خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ – نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

١١٣. كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ – عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ

١١٤. فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ – وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

١١٥. وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُتَبٍ – وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُوْلِيْتَ مِنْ نِّعَمِ

١١٦. بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا – مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْناً غَيْرَ مُنْهَدِمِ

١١٧. لَمَّا دَعَا اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهِ – بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

١١٨. رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى أَنْبَاءُ بِعْثَتِهِ – كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غُفْلاً مِنَ الْغَنَمِ

١١٩. مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ – حَتَّى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْماً عَلَى وَضَمِ

١٢٠. وَدُّوْا الْفِرَارَ فَكَادُوْا يَغْبِطُوْنَ بِهِ – أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

١٢١. تَمْضِي اللَّيَالِيْ وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا – مَالَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

١٢٢. كَأَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ – بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

١٢٣. يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ – يَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

١٢٤. مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ – يَسْطُوْ بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

١٢٥. حَتَّى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهْيَ بِهِمْ – مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

١٢٦. مَكْفُوْلَةً أَبَداً مِّنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ – وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

١٢٧. هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ – مَاذَا رَأَوْا مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

١٢٨. وَسَلْ حُنَيْناً وَسَلْ بَدْراً وَسَلْ أُحُداً – فُصُوْلَ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

١٢٩. اَلْمُصْدِرِي الْبِيْضِ حُمْراً بَعْدَ مَا وَرَدَتْ – مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

١٣٠. وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ – أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

۱۳۱. شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ – وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

۱۳۲. تُهْدِيْ إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ–فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِيْ الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

۱۳۳. كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبى– مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شَدَّةِ الْحُزُمِ

۱۳۴. طَارَتْ قُلُوْبُ العِدٰى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقاً – فَمَا تَفَرَّقَ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

۱۳۵. وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللهِ نُصْرَتُهُ – إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِي آجَامِهَا تَجِمِ

۱۳۶. وَلَنْ تَرَى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ – بِهِ وَلاَ مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

۱۳۷. أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِرْزِ مِلَّتِهِ – كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمِ

۱۳۸. كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدَلٍ–فِيْهِ وَكَمْ خَصَّمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

۱۳۹. كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً – فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيْبِ فِي الْيُتُمِ

۱۴۰. خَدَمْتُهُ بِمَدِيْحٍ أَسْتَقِيْلُ بِهِ – ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

۱۴۱. إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشٰى عَوَاقِبُهُ – كَأَنَّنِيْ بِهِمَا هَدْيٌ مِنَ النَّعَمِ

۱۴۲. أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا – حَصَّلْتُ إِلاَّ عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

۱۴۳. فَيَا خَسَارَةَ نَفْسٍ فِيْ تِجَارَتِهَا – لَمْ تَشْتَرِ الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

۱۴۴. وَمَنْ يَبِعْ آجِلاً مِنْهُ بِعَاجِلِهِ – يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِي بَيْعٍ وَفِي سَلَمِ

۱۴۵. إِنْ آتِ ذَنْباً فَمَا عَهْدِي بِمُنْتَقِضٍ – مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمِ

۱۴۶. فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِنْهُ بِتَسْمِيَّتِي – مُحَمَّداً وَهُوَ أَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

۱۴۷. إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي آخِذاً بِيَدِي – فَضْلاً وَإِلاَّ فَقُلْ يَازَلَّةَ الْقَدَمِ

۱۴۸. حَاشَاهُ أَنْ يُحْرَمَ الرَّاجِي مَكَارِمَهُ – أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

۱۴۹. وَمُنْذُ أَلْزَمْتُ أَفْكَارِي مَدَائِحَهُ – وَجَدْتُّهُ لِخَلَاصِي خَيْرَ مُلْتَزِمِ

۱۵۰. وَلَنْ يَفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَداً تَرِبَتْ – إِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْأَزْهَارَ فِي الْأَكَمِ

۱۵۱. وَلَمْ أُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي قَطَفَتْ – يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا أَثْنٰى عَلَى هَرِمِ

۱۵۲. يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مَنْ أَلُوْذُ بِهِ – سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

١٥٣. وَلَن يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللهِ جَاهُكَ بِي – إِذِ الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

١٥٤. فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا – وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

١٥٥. يَا نَفْسُ لاَ تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ – إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

١٥٦. لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِيْنَ يَقْسِمُهَا – تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

١٥٧. يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ – لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَمُنْخَرِمِ

١٥٨. وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنّ لَهُ – صَبْراً مَتٰى تَدْعُهُ الأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

١٥٩. وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلاَةٍ مِنْكَ دَائِمَةً – عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَمُنْسَجِمِ

١٦٠. وَالآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ – أَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

١٦١. مَا رَنَّحَتْ عَذْبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا – وَأَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

۞.....۞.....۞.....۞.....۞

روزی کا ایک سبب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے دورِ اقدس میں دو بھائی تھے، جن میں ایک تو نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) آتا تھا، اور دوسرا بھائی کارِیگر تھا۔ (ایک روز) کاریگر بھائی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید! "تجھے اس کی بَرَکت سے روزی مل رہی ہے۔" (سُنَنُ التِّرْمِذِیّ، ج٤ ص١٥٤، حدیث: ٢٣٥٢)

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ








مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 2634
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net